Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4؍دسمبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت علیؓ کی مؤاخات کے بارے میں روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دو مرتبہ اپنا بھائی قرار دیا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین کے درمیان مکہ میں مؤاخات قائم فرمائی پھر آپ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مدینہ میں ہجرت کے بعد مؤاخات قائم فرمائی اور دونوں مرتبہ حضرت علیؓ سے فرمایا۔ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضرت علیؓ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے سوائے غزوہ تبوک کے۔ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اہل وعیال کی نگہداشت کیلئے مقرر فرمایا تھا۔

حضرت ثعلبہ بن ابو مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ ہر موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے علمبردار ہوتے تھے مگر جب لڑائی کا وقت آتا تو حضرت علی بن ابو طالب جھنڈا لے لیتے۔

غزوہ عُشَیرَہ جمادی الاولیٰ دو ہجری میں ہوا تھا۔ حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عشیرہ میں حضرت علیؓ اور میں رفیق سفر تھے۔ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کے جسم پر مٹی دیکھ کر فرمایا۔ اَے ابو تراب۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں دو بدبخت ترین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا پہلا شخص قوم ثمود کا اُحیمر تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اور دوسرا شخص وہ ہے جو اَے علی تمہارے سر پر وار کرے گا یہاں تک کہ خون سے یہ داڑھی تر ہو جائے گی۔

غزوہ بدر 2 ہجری مطابق مارچ 623 عیسوی میں ہوا تھا۔ غزوہ بدر کے موقع پر جب دونوں لشکر آمنے سامنے تھے تو سب سے پہلے ربیعہ کے دونوں بیٹے شیبہ عتبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور مبارزت کی دعوت دی تو قبیلہ بنو حارث کے تین انصاری معاذ اور معوذ اور عوف جو عفراء کے فرزند تھے مقابلہ کیلئے نکلے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں واپس بلا لیا

اور فرمایا اَے بنو ہاشم اٹھو اپنے حق کے لئے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے۔ پس حضرت حمزہؓ حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ کھڑے ہوئے اور ان کی طرف بڑھے تو عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اَے ولید اٹھو۔ پس حضرت علی اس کے مقابل کیلیئے گئے اور ان دونوں میں تلوار چلنے لگی اور حضرت علیؓ نے اسے قتل کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہؓ نے اسے قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اور اس کے مقابل پر حضرت عبیدہؓ نکلے جبکہ وہ عمر رسیدہ تھے شیبہ نے حضرت عبیدہؓ کی ٹانگ پر تلوار کا کنارا مارا جو آپ کی پنڈلی کے گوشت میں لگا اور اس کو چیر دیا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر شیبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر میرے اور حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں فرمایا تم دونوں میں سے ایک کے دائیں جانب حضرت جبرئیل ہیں اور دوسرے کے دائیں جانب حضرت میکائیل ہیں اور حضرت اسرافیل عظیم فرشتہ ہے جو لڑائی کے وقت حاضر ہوتا ہے اور صف میں ہوتا ہے۔

حضرت علیؓ کی حضرت فاطمہ سے 2 ہجری میں شادی ہوئی۔ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت فاطمہؓ سے عقد کی درخواست کی جسے حضور ﷺ نے بخوشی قبول فرمایا۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس مہر کیلیئے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرا گھوڑا اور میری زرہ ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی زرہ کو بیچ دو۔ چنانچہ میں نے اپنی زرہ کو چار سو اسّی درہم میں بیچ کر حق مہر کی رقم کا انتظام کیا۔ حضور انور نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ حق مہر رکھ لو تو جو ہو گا دیکھی جائے گی، دے دیں گے حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حق مہر کیلیئے پہلے انتظام کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فوری حق ہے بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ حق مہر عورتیں پہلے مطالبہ کر لیتی ہیں حالانکہ ہم ہنسی خوشی رہ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا مطالبہ کر دیتی ہیں تو یہ انکا حق ہے۔ یہ تو اُسی وقت دینا چاہیئے۔

رخصتی کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ جب فاطمہ تمہارے پاس آئیں تو جب تک میں نہ آؤں کوئی بات نہ کرنا پھر جب آپ تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ سے کہا میرے پاس پانی لاؤ۔ وہ پانی لائیں آپ نے اسے لیا اور اس میں کلی کی پھر حضرت فاطمہؓ کے سر پر کچھ پانی چھڑکا اور دعا دیتے ہوئے کہا۔ اے اللہ اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا دوسری طرف رخ کرو۔ جب انہوں نے دوسری طرف رخ کیا تو آپ نے ان کے کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا پھر ایسا ہی حضرت علیؓ کے ساتھ کیا۔

حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کی اس اولاد میں سب سے چھوٹی تھیں جو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا

ہوئی اور آپ اپنی اولاد میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہؓ کو عزیز رکھتے تھے۔

حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اپنی تنگدستی اور غربت کے باوجود زہد و قناعت کا نمونہ دکھایا کرتے تھے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی چلانے سے اپنے ہاتھ میں تکلیف کی شکایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گئیں اور آپ کو نہ پایا۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کو اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے اپنے ہاں آنے کا بتایا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو۔ پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس دفعہ الحمد للہ کہو۔ یہ تم دونوں کیلئے خادم سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس واقعہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ اگر آنحضرتؐ چاہتے تو حضرت فاطمہؓ کو خادم دے سکتے تھے کیونکہ جو اموال تقسیم کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے تھے وہ صحابہ کیلئے ہی آتے تھے اور حضرت علیؓ کا بھی ان میں حق ہو سکتا تھا اور حضرت فاطمہؓ بھی اس کی حقدار تھیں لیکن آپؐ نے احتیاط سے کام لیا اور نہ چاہا کہ ان اموال سے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو دے دیں کیونکہ ممکن تھا کہ اس سے آئندہ لوگ کچھ کا کچھ نتیجہ نکالتے اور بادشاہ اپنے لئے اموال الناس کو جائز سمجھ لیتے۔ کیا دنیا کسی بادشاہ کی مثال پیش کر سکتی ہے جو بیت المال کا ایسا محافظ ہو۔

حضرت علی بن ابو طالبؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات ان کے اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے (یعنی نماز تہجد) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب وہ چاہے کہ ہمیں اٹھائے تو ہمیں اٹھاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور واپس تشریف لے گئے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے جاتے وقت آپ کو سنا آپ اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرما رہے تھے کہ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا کہ انسان سب سے بڑھ کر بحث کرنے والا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: یہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اکثر اپنی غلطی تسلیم کرنے سے گھبراتا ہے اور مختلف قسم کی دلیلیں دے کر اپنے قصور پر پردہ ڈالتا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوتے آپ نے ایک ایسی لطیف طرز اختیار کی کہ حضرت علیؓ اپنی زندگی کے آخری ایام تک اس کی حلاوت سے

مزہ اٹھاتے رہے ہوں گے۔اس حدیث سے ہمیں بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے مختلف پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔اول یہ کہ آپؐ کو دینداری کا کس قدر خیال تھا کہ رات کے وقت پھر کر اپنے قریبیوں کا خیال رکھتے تھے۔دوسری بات یہ کہ رات کے وقت اپنی بیٹی اور داماد کو ترغیب دینا کہ وہ تہجد بھی ادا کیا کریں اس کامل یقین پر دلالت کرتا ہے جو آپ کو اس تعلیم پر تھا جس پر آپ لوگوں کو چلانا چاہتے تھے۔تیسری بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ ہر ایک بات کے سمجھانے کیلئے تحمل سے کام لیا کرتے تھے اور بجائے لڑنے کے محبت اور پیار سے کسی کو اسکی غلطی پر آگاہ فرماتے تھے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں مَیں نے پھر کبھی تہجد میں ناغہ نہیں کیا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ابھی ذکر چل رہا ہے آئندہ بھی ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔آجکل پاکستان میں حالات مزید سخت ہوتے چلے جا رہے ہیں۔بعض افسران مولوی کے پیچھے چل کے اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ہمیں جس حد تک نقصان پہنچا سکتے ہیں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے خاص طور پر دعائیں کریں اور ربوہ کے احمدی بھی اور پاکستان کے دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدی بھی۔ہر جگہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کے منصوبے جو نہایت بھیانک منصوبے اور خطرناک منصوبے ہیں، ان سے بچا کے رکھے اور ان لوگوں کی اب پکڑ کے جلد سامان فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم کمانڈر چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم، مکرمہ شاہینہ قمر صاحبہ مرحومہ، مکرم ثمر احمد قمر صاحب مرحوم اور مکرمہ سعیدہ افضل کھوکھر صاحبہ مرحومہ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔حضور انور نے فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 4th - DECEMBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB